تحقیق کے میدان میں نیشنل آرکائیوز کا کردار: ایک جائزہ

The Role of National Archives in the Field of Research: An Analysis

ڈاکٹر الطاف اللہ*

محمد رمان خان**

Abstract

The present paper explores the significance and role of the National Archives of Pakistan in the promotion of research in the field of social sciences in general and the disciplines of History and Pakistan Studies in particular. It goes without saying that prior to write, produce, interpret, analyze or evaluate any socio-cultural, socio-economic, political or historical phenomena, events or happenings, the report writers or the researchers have to consult some authentic documents, information or data particularly the first hand information, primary or original sources in order conduct systematically their relevant research studies and come up with unbiased, impartial and to an extent with scientific conclusion. Pakistan is home to various provincial and national archives that are a treasure trove of information about different aspects of the regions that comprise its past & current territory and its history, religion, politics, culture and economy etc. The National Archives of Pakistan located in the federal capital Islamabad holds numerous private collections, manuscripts, government records, correspondence, personal diaries, pictures etc. This organization has also microfilmed collections of various Urdu and English newspapers published during

* ریسرچ فیلو، قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد۔

** ایم ایس سی تاریخ، شعبہ تاریخ قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد۔

the colonial period. Beyond its collection on the freedom movement, the National Archives is also the repository of various departmental records. Researchers, social and political scientists and historians engaged in the field of research get benefits and develop their relevant research undertakings in the light of these primary sources. Hence, this paper pinpoints the important corners of National Archives of Pakistan in order to know about the significance and role of the aforementioned organization.
Keywords: National Archives, Pakistan, research, sources, history

تلخیص

موجودہ مقالہ سماجی علوم کے میدان میں بالعموم اور تاریخ و مطالعہ پاکستان کے شعبوں میں بالخصوص تحقیق کے فروغ میں پاکستان کے قومی آرکائیوز کی اہمیت اور کردار پر روشنی ڈالتا ہے۔ کسی بھی سماجی، ثقافتی، مذہبی، اقتصادی، سیاسی اور تاریخی مناظر، واقعات یا صورت حال کو قلم بند کرنے کی خاطر کوئی بھی محقق، مقالہ نگار، لکھاری یا تجزیہ نگار اہم اور بنیادی معلومات، دستاویزات اور مستند اعداد و شمار سے استفادہ کرتا ہے۔ پاکستان میں موجود مختلف صوبائی اور قومی آرکائیوز اس خطے کے حوالے سے بیش بہا قیمتی دستاویزات، فرامین، سرکاری و نجی ریکارڈ، اخبارات، جریدے اور رسائل جیسے اہم تحقیقی مواد کی نہ صرف حفاظت کرتے ہیں بلکہ ان مواد کی باقاعدہ دیکھ بھال، تنظیم اور ترویج کے سلسلے میں اپنا کردار احسن طریقے سے سرانجام دیتے چلے آ رہے ہیں۔ تحقیق کے میدان میں ابتدائی یا بنیادی معلومات و ذرائع یا مآخذ کو اولین ترجیح اور اہمیت حاصل ہوتی ہے کیونکہ ان مواد ہی کے بدولت کوئی بھی محقق، لکھاری، تجزیہ نگار اور مصنف کسی بھی موضوع کی تہہ تک پہنچ کر ایک غیر جانبدارانہ، منصفانہ اور بڑی حد تک سائنسی منتج یا نتیجے کو سامنے لا سکتا ہے۔ نیشنل آرکائیوز اسلام آباد ان اداروں میں سے ایک ہے جو کہ ملکی سطح پر اپنا کردار خوش اسلوبی سے ادا کر رہی ہے۔ اس ادارے کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس ادارے میں موجود تحقیقی مواد اور علمی ذخیروں سے نہ صرف پاکستانی طلباء، اساتذہ کرام، قارئین کرام اور محققین استفادہ کرتے ہیں بلکہ باہر دنیا سے اس خطے یعنی پاکستان کے مختلف گوشوں پر تحقیق کرنے والے محققین، پروفیسر حضرات اور مؤرخین بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ نیشنل آرکائیوز میں مختلف مواد مثلاً حکومتی ریکارڈ، سرکاری خط و کتابت، ذاتی تحریریں،

مسودے، فرامین، خطوط، تقاریر، تصاویر، اہم دستاویزات اور پرائیویٹ مجموعوں کے علاوہ نوآبادیاتی دور کے دوران شائع شدہ اُردو اور انگریزی اخبارات کے ذخیرے بھی موجود ہیں۔ اس مقالے میں مذکورہ بالا ادارے میں موجود اہم تحقیقی مواد اور گوشوں پر بحث کی گئی ہے۔

تعارف

موجودہ دور میں زندگی کے ہر گوشے میں تحقیق کو بالعموم اور جدید تعلیمی نظام میں بالخصوص نمایاں مقام حاصل ہے۔ علمی میدان میں عملی ترقی تحقیق کے بغیر ممکن نہیں۔ تحقیق کی بنیاد تلاش وجستجو، مشاہدات، تجربات اور علوم کے افہام وتفہیم پر ہوتی ہے۔ یہ ایک سرگرم جستجو اور مسلسل کاوش کا نام ہے جس میں مروجہ حقیقتوں کی تصدیق، نئی حقیقتوں کی تلاش اور سچائی کی کھوج مضمر ہے۔ تحقیق ہی کی بدولت علم وفن کی نئی راہیں دریافت ہوتی ہیں، نئی حقیقتیں ابھرتی ہیں اور نئے انکشافات جنم لیتے ہیں۔ ان نئی دریافتوں، حقائق اور انکشافات کی روشنی میں مروجہ نتائج پر نظر ثانی کی جاتی ہے اور ان کے اثرات کا کھوج لگا کر اس کی درست تاویل پیش کی جاتی ہے۔ تحقیقی عمل کے دوران مآخذ کی تلاش ایک اہم مرحلہ ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں بنیادی ذرائع سے مواد حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ مواد مستند ترین ہوتا ہے۔ تحقیق میں مطلوبہ مواد کے حصول یابی کی مؤثر ترین ذرائع میں قومی وصوبائی محافظ خانوں میں موجود تحقیقی مواد اور کتب خانوں میں موجود ذخائر کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس ضمن میں قومی محافظ خانہ یعنی نیشنل آرکائیوز اسلام آباد جو خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کیونکہ تاریخی اور سماجی علوم سے وابستہ طلباء کرام، محققین اور اساتذہ کرام اس ادارے کی اہمیت اور کارکردگی کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس ادارے میں موجود اہم دستاویزات اور تحقیقی مواد سے گاہے بہ گاہے مستفید ہوتے ہیں۔ یہ مواد تاریخ اور فنون لطیفہ کے موضوعات پر تحقیق کے سلسلے میں کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ نیشنل آرکائیوز میں بے تحاشہ اہم دستاویزات یعنی مختلف قسم کے انٹرویوز، سروے، خطوط، ڈائریاں، خودنوشتہ سوانح عمریاں، تخلیقی تحریریں، سرکاری رودادیں، تحقیقی اداروں اور دانشگاہوں کی رودادیں، فرامین، مردم شماری رپورٹس، گزٹیرز وغیرہ بڑے انہماک کے ساتھ محفوظ کی گئی ہیں۔

نیشنل آرکائیوز اسلام آباد کا قیام:

نادر و نایاب تحقیقی مواد کی اہمیت کو کسی بھی دور میں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ مواد نہ صرف محققین کیلئے مفید و معاون ثابت ہوتا ہے بلکہ یہ ہر نوعیت کے قاری کیلئے علمی غذا فراہم کرتی ہیں۔ اس قسم کا مواد نہ صرف پڑھت لکھت کے میدان میں سرگرم عمل لوگوں کیلئے اہم ہوتا ہے بلکہ اس کی اہمیت و افادیت اس لئے بھی زیادہ ہوتی ہے کہ یہ کسی ملک و قوم کا تہذیبی اور ثقافتی سرمایہ ہوتی ہیں اور اپنی تہذیب و ثقافت کی خود حفاظت کرنا اور اسے زندہ رکھنا قوموں کا امتیازی نشان ہوتا ہے۔[۱] تقسیم ہند کے بعد حکومت پاکستان نے مختلف سرکاری، نیم سرکاری اور دیگر اہم دستاویزات اور ریکارڈ کو محفوظ کرنے کی خاطر وزارت تعلیم کے تحت ۱۹۵۱ء میں ڈائریکٹوریٹ آف آرکائیوز اینڈ لائبریریز کراچی میں قائم کی۔ اس ڈائریکٹوریٹ کو دسمبر ۱۹۷۳ء میں دو حصوں میں تقسیم کیا گیا جس کے نتیجے میں نیشنل آرکائیوز آف پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا۔[۲] یہ ادارہ ملکی دارالخلافہ اسلام آباد میں واقع ہے۔ پاکستان کی تشکیل سے تکمیل تک کے تمام کردار، شخصیات، واقعات، حادثات ہی نہیں بلکہ بے سروسامانی سے ایٹمی قوت بننے تک کا تمام سفر دستاویزی شکل میں نیشنل آرکائیوز آف پاکستان میں محفوظ ہے۔ یہاں پاکستان کی تاریخ کو قرینے سے سنبھالا گیا ہے۔ کسی بھی فائل کو اٹھایا جائے تو کسی نہ کسی نمایاں شخصیت، واقعہ یا منظرنامے سے متعلق ہو گی۔ کوئی بھی منظر یا واقعہ تمام تر جزویات کے ساتھ تحریری طور پر محفوظ رکھا گیا ہے۔ یہاں خوشگوار لمحات کا لمس بھی ہے تو آنکھیں نم کر دینے والی یادیں بھی، سرخیوں اور تصاویر کی صورت میں موجود ہیں۔ یہاں ماضی کے ایسے عکس بھی جلوہ گر ہیں جو سیاسی ستاروں کی بدلتی رفاقتوں کا احوال ہی نہیں بلکہ سیاسی سمجھوتوں، اتحادوں اور مفاہمتوں کی پس پردہ کہانیاں بھی بیان کرتے ہیں۔ یہ دستاویزات تاریخی حقائق کو سمجھنے والوں کیلئے خزانے کی مانند ہے اس خزانے کو قومی ورثہ سمجھا جاتا ہے۔[۳]

نیشنل آرکائیوز میں اہم دستاویزات کو مخصوص کیمکلز کے ذریعے محفوظ بنانے کے علاوہ ان کی مائیکروفلمنگ بھی کی جاتی ہے۔ ۳۰ فی صد دستاویزات اور مخطوطات کو ڈیجیٹلائز کیا جا چکا ہے۔ قائداعظم پیپرز سمیت ۴۵ سے زیادہ مطبوعات یہ ادارہ شائع کر چکا ہے۔ کئی شخصیات کی جانب سے ادارے کو بیش قیمت تاریخی دستاویزات اور کتب عطیہ بھی کی گئی ہیں۔ اس ادارے

کے پاس قائداعظم محمد علی جناح کے ذاتی چیزیں جن میں ان کا پاسپورٹ، اسلحے کا لائسنس، ان کی روزمرہ کی استعمال کی ڈائری، ان کے سرٹیفکیٹس، وکالت نامہ محفوظ ہیں۔مغل دور حکومت کے مختلف فرامین اور ڈیڑھ صدی پر محیط اخبارات کا ذخیرہ بھی اس ادارے کے پاس موجود ہیں۔[۴]

قائداعظم پیپرز

بانی پاکستان، بابائے قوم، قائداعظم محمد علی جناح کی یگانہ روزگار شخصیت اور ان کا بے مثال کردار ہمارا انتہائی بیش قیمت قومی اثاثہ ہے۔نیشنل آرکائیوز اسلام آباد نے ہماری نئی نسل پر اس قومی اثاثے کی قدر و قیمت روشن کرنے اور قومی زندگی میں قائد کا فیضان مسلسل عام کرتے چلے جانے کی خاطر قائداعظم پیپرز کو نہ صرف مرتب کیا بلکہ ان پیپرز کو مستقبل کیلئے محفوظ کر رکھا ہے۔ یہ پیپرز تقریباً ۳۷ بڑے بڑے ڈبوں(containers) پر مشتمل ہیں جو کہ سب سے زیادہ ضخیم ذخیرہ ہے۔ اس میں موجود مواد قائد کی ابتدائی زندگی سے لیکر رحلت تک کے سفر کا عکس پیش کرتا ہے۔تحقیق و تدقیق کے سلسلے میں یہ مواد ایک بنیادی اور اساسی کردار ادا کرتی ہے۔ یہ محققین اور تحقیق سے دلچسپی رکھنے والے شخصیات کیلئے ایک رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔علم وفن کے میدان میں کام کرنے والا کوئی بھی شخص قائداعظم پیپرز کی اہمیت اور افادیت سے انکار نہیں کر سکتا۔[۵]

نیشنل آرکائیوز میں محفوظ اس ابتدائی ماخذ(primary source) کے مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تحریک پاکستان جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کی سب سے بڑی با مقصد تحریک تھی۔ اس سفر میں مسلمانوں کی رہنمائی بلا شبہ قائداعظم محمد علی جناح نے کی۔ آپ نے مسلمانوں کی تنظیم کا بیڑا اٹھایا۔ راس کماری سے کشمیر تک اور چاٹگام سے خیبر تک دورے کئے۔ مسلم لیگ کی تنظیم سازی کی اور مسلمانوں کو سبز ہلالی پرچم تلے متحد کیا۔ قائداعظم پیپرز کے ضخیم ذخیرے کو مشاہدہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مواد آپ کی شخصیت اور افکار کے بارے میں اہم معلومات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ قائد کے رفقاء کار اور ان کی سیاسی حریفوں، آل انڈیا مسلم لیگ کے خدوخال اور اندرونی کیفیت، قراردادِ لاہور کا پس منظر، قائداعظم اور لیاقت علی خان کے مابین تعلقات اور دیگر اہم سیاسی شخصیات سے ملاقاتوں کی

روداد قلم بند کی گئی ہے۔[۶]

فاطمہ جناح پیپرز

نیشنل آرکائیوز میں فاطمہ جناح پیپرز کا ذخیرہ بھی موجود ہے جس سے مختلف قومی اور بین الاقوامی محققین استفادہ کرتے ہیں۔ مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح ہمیشہ قائداعظم محمد علی جناح کے شانہ بشانہ کھڑی رہی اور پورے عزم و حوصلہ، بلند ہمتی اور جوانمردی سے قوم کی رہنمائی کرتی رہی۔ قائداعظم کی مسلم لیگ کے کسی عہدے پر فائز نہ ہونے کے باوجود آپ اکثر مسلم لیگ کی مجلس منتظمہ اور دیگر کمیٹیوں کے اجلاس میں قائد کے ساتھ موجود رہی اور اگر کسی وجہ سے خود اجلاس میں شرکت نہ بھی کر سکی تو وہ قائد سے اس اجلاس کی کارکردگی کے متعلق ضرور معلومات حاصل کرتی تھی۔ اس طرح وہ تحریک پاکستان کے تمام اتار چڑھاؤ سے بخوبی واقف رہی اور بسا اوقات ایک مادرانہ کردار ادا کرتے ہوئے وہ قائداعظم کے حوصلہ اور ہمت کو برقرار رکھتی جس کا اعتراف خود قائد نے بھی کیا کہ فاطمہ ہمیشہ میرے حوصلہ و ہمت کو بلند رکھتی تھی اور کسی صورت میں بھی مجھے مایوس نہیں ہونے دیتی۔ محترمہ فاطمہ جناح نے خود لکھا ہے۔

> ''ملکی سیاست سے مجھے ویسے بڑی دلچسپی تھی کیونکہ قائداعظم کے ساتھ رہ کر سیاست سے دور رہنا ناممکن ہے چنانچہ میں قائد اعظم کے دوش بدوش پورے انہاک کے ساتھ سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیتی تھی اس طرح بھائی کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے فاطمہ نے مسلم خواتین کو بیدار کرنے اور میدان عمل میں لانے کی ذمہ داری لی۔ کیونکہ قائداعظم کا خیال تھا کہ عورتوں کے تعاون کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔''[۷]

نیشنل آرکائیوز میں محفوظ دستاویزات یعنی فاطمہ جناح پیپرز میں محترمہ فاطمہ جناح کی مجموعی سماجی و سیاسی خدمات کے ساتھ ساتھ ان کے آباؤ اجداد کی تاریخ، ولادت، بچپن کی عادات و خصائل کے علاوہ ان کی خدمات پر بھی خصوصی روشنی ڈالی گئی ہے جو انہوں نے قائداعظم کی اہلیہ محترمہ رتی جناح کی وفات کے بعد اپنے بھائی کی بطور معتمدِ رفیق اور مخلص معاون کے طور پر سرانجام دیں۔ آپ نے نہ صرف تحریک پاکستان کے دوران ایک اہم کردار ادا کیا بلکہ قیام پاکستان کے بعد سیاست ملی کے فکری و عملی ارتقاء خصوصاً جمہوریت کی شمع کو بھی روشن کیا جن کی بدولت انہیں ''خاتون پاکستان'' اور ''مادر ملت'' کے القابات سے نوازا گیا۔[۸]

محترمہ فاطمہ جناح کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے عرفان الحق صائم کچھ یوں رقمطراز ہیں:

اب کیسے بتائیں کہ ہیں کیا مادرِ ملت
ملت کیلئے حرفِ دعا مادرِ ملت
ملتی ہے کہاں سب کو، مگر فخر ہے ہم کو
اللہ نے کی ہم کو عطا مادرِ ملت
قائد نے کہا پیار سے ہمیشر کو فاطی
ملت نے انہیں دل سے کہا مادرِ ملت
کیوں قوم سے اندازِ محبت نہ جُدا ہو
ہیں سارے زمانے سے جُدا مادرِ ملت
تھا یاد اُنہیں بھی تو ہر اک درد ہمارا
یاد آئیں نہ کیوں صبح و مسا مادِ ملت
جو پہلے پہل اپنی خواتین کے حق میں
مشرق سے اٹھی تھی وہ صدا مادرِ ملت
یاد اُن کی ہر اک گھر میں چلی آتی ہے ہر روز
ہوں جیسے سمندر کی ہوا مادرِ ملت
پردہ تو وہ پھر کر گئیں دنیا سے بھی اک روز
یعنی کہ ہوئیں ہم سے خفا مادرِ ملت
دیوارِ وطن پر تو وہ موجود ہیں صائم
آخر کو ہیں تصویرِ وفا مادرِ ملت۹

رتی جناح پیپرز

رتی جناح کی زندگی اور شخصیت کے حوالے سے اہم اور بنیادی معلومات کے ذخیرے کو محفوظ رکھنے کا سہرہ بھی نیشنل آرکائیوز اسلام آباد کو جاتا ہے۔ اس ادارے نے قائداعظم کی دوسری بیوی جس کا اصل نام رتن بائی پٹیٹ تھا پر علیحدہ مواد کا ایک اہم ذخیرہ محفوظ کر رکھا ہے

جس سے محققین مسلسل استفادہ لیتے آ رہے ہیں۔ قیام پاکستان اور آزادی کی کہانی کا ایک باب جناح کے جنون اور رتی کے عشق سے جڑا ہے۔ یہ کہانی ہے محبت کی تکون کی جس کی ایک کنارے پر جناح تھے تو دوسرے پر پاکستان جب کہ اس کے تیسرے کنارے پر رتی تھی۔ رتی جس نے ایک ایسے شخص سے محبت کی جو لاکھوں انسانوں کے دلوں میں رہتا تھا اور جس کے ہاتھ میں کروڑوں لوگوں کا مستقبل تھا۔ رتی کا جناح کے نام محبت نامہ اہل دل کیلئے ایک نادر دستاویز ہے۔لفظوں میں قید یہ کہانی ۱۹۱۶ء کی ہے جب مغربی بنگال کا پر فضا شہر دار جلنگ میں جناح ۱۹۱۶ء میں یہاں گرمیوں کی چھٹیاں گزارنے آئے تھے یہی ان کی ملاقات رتن بائی سے ہوئی۔ انگریزی ادب سے دلدادا رتی کو ان کی دلکشی کے باعث بمبئ کا پھول کہا جاتا تھا۔ جبکہ جناح ریاست کے سب سے معروف وکیل، ذہین ترین انسان اور انتہائی نفیس ملبوسات پہننے والے جاذب نظر شخص کے طور پر جانے جاتے تھے۔ رتی ہندوستان کے ٹیکسٹائل انڈسٹری کے بانی پٹیٹ خاندان کے سر ڈنشا کی اکلوتی بیٹی تھی۔ سر ڈنشا جناح کے کلائنٹ اور دوست تھے۔ ۱۹ اپریل ۱۹۱۸ء کے اخبارات میں رتی کے قبول اسلام کی خبر کے ساتھ جناح سے اس کی نکاح کی خبر بھی شائع ہوگئی اور یوں رتی مریم جناح بن گئی۔ جناح اور مریم اپنے وقت کا پر کشش ترین جوڑا قرار پایا۔ اس پوری کہانی اور اہم واقعات کو آرکائیوز نے بڑے اچھے اور خوبصورت انداز سے قلم بند کر کے محفوظ کر رکھا ہے۔[۱۰]

لاکھا مجموعہ (Lakha Collections)

احمد حامد لاکھا جو کہ حیدرآباد کا رہائشی تھا نے تقریباً چار سو پچاس ۴۵۰ جلدوں پر مشتمل پرنٹ شدہ مواد، کتابیں، جریدے اور تصاویر نیشنل آرکائیوز کو وقف کیے ہیں۔ مذکورہ بالا تمام مواد اکثر و بیشتر تحریک آزادی کے حوالے سے مختلف زبانوں یعنی انگریزی، اردو، پشتو، پنجابی، گجراتی اور سندھی میں لکھی گئی ہیں۔ ان تمام مواد کو ایک الگ گوشے میں ادارے نے بڑے انہماک کیساتھ محفوظ کیا ہے۔ لاکھا مجموعہ تحریک پاکستان کے دوران پاکستان کے حق اور مخالفت دونوں صورتوں میں کی جانے والی کاوشوں کو روشناس کرتا ہے۔ ۱۸۵۷ء کے جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کے سامنے سب سے اہم سوال یہ تھا کہ سیاسی قوت کے بغیر ایک غیر مسلم

اکثریت کے ساتھ رہتے ہوئے وہ اپنے مفادات کا تحفظ کیسے کریں۔ ان حالات میں تمام مسلمان رہنماؤں نے ہندوستان میں مسلم ثقافت کے تحفظ کی ذمہ داری اٹھائی۔ لیکن ہندوستانی مسلمانوں کی شناخت کے تحفظ کے طریقہ کار نے مسلمان رہنماؤں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ ان میں سے ایک گروہ کی رائے تھی کہ ہندوستان میں دو بڑی قومیں آباد ہیں یعنی ہندو اور مسلمان، دوسرے گروہ نے اپنی مذہبی شناخت برقرار رکھتے ہوئے متحدہ قومیت کا پرچار کیا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ مذہب ہندوستانیوں کو ایک سے زیادہ قومیتوں میں تقسیم نہیں کرتا۔ اس ضمن میں دو قومی نظریے کی تشکیل اور تحریک پاکستان کی قیادت کرنے والے رہنماؤں کا تعلق پہلے گروہ سے تھا۔ اس گروہ کے نمایاں رہنماؤں میں سر سید احمد خان، قائداعظم اور علامہ اقبال شامل تھے جبکہ دوسرا گروہ کانگریس کے نظریہ قومیت کے ساتھ رہا۔ متحدہ قومیت کا پرچار کرنے والوں میں مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا ابو الکلام آزاد کے نام نمایاں رہے۔ تاہم دونوں گروہوں کے نقطہ نظر کو جاننے کیلئے مذکورہ بالا مواد کا مجموعہ ایک اہم اور ابتدائی معلومات فراہم کرنے میں بڑی حد تک مدد دیتا ہے۔۱۱

داودی مجموعہ (Dawoodi Collections)

نیشنل آرکائیوز اسلام آباد میں محفوظ اس مجموعہ کو جناب خلیل الرحمٰن داودی نے اکٹھا کیا ہے۔ یہ مجموعہ ایک ہزار تین سو پچاس ۱۳۵۰ جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ ہندوستان میں مسلمانوں کی تاریخ کو روشناس کرتا ہے اور زیادہ تر اردو، فارسی، عربی اور پنجابی میں رقم ہے۔ جنوبی ایشیاء میں مسلمانوں کی ابتدائی سلطنت کے عروج و زوال پر اثرانداز ہونے والے داخلی و خارجی عناصر کا تجزیہ کرنے کیلئے مذکورہ مواد کا ذخیرہ ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ سلاطین دہلی نے جنوبی ایشیاء پر تین سو سال(۱۲۹۰-۱۵۲۶) سے زیادہ عرصہ تک حکومت کی۔ ان کا عہد حکمرانی مملوک سلاطین یا خاندان غلاماں (۱۲۰۶-۱۲۹۰)، خلجی خاندان (۱۲۹۰ء-۱۳۲۰ء) خاندان تغلق (۱۳۲۰ء-۱۴۱۴ء) خاندان سادات (۱۴۱۴ء-۱۴۵۱ء) اور لودھی خاندان (۱۴۵۱ء-۱۵۲۶ء) کے ادوار پر پھیلا ہوا ہے۔ ان تمام ادوار کو بنظر غائر دیکھنے کیلئے مذکورہ مجموعہ مواد سے بخوبی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔۱۲

اقبال مجموعہ

نادر اور نایاب تحقیقی مواد کو اکٹھا کرنا اور اس کی حفاظت اور پاسداری کرنا نیشنل آرکائیوز اسلام آباد کا خاصہ ہے۔ اس ادارے نے جہاں دوسرے اہم دستاویزات، مخطوطات، ڈائریاں اور اخبارات وغیرہ بڑے اسلوب کیساتھ محفوظ کیے ہیں تو دوسری طرف مشہور و معروف شخصیات کے خطوط، شاعری، روزنامچے اور تصانیف کو بھی بڑے ترتیب سے سنبھال کر رکھا ہے۔ ان مجموعوں میں اقبال کا گوشہ ہر حوالے سے اہم اور نایاب شمار ہوتا ہے۔ قائداعظم کے نام علامہ اقبال کے خطوط برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں ایک اہم اور مستند دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ تمام خطوط اس ادارے کے پاس موجود ہیں ان خطوط کے اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے کہ جن مسائل کی نشاندہی اورحل کے بارے میں اقبال نے جناح کو آگاہ کیا ان میں سے اہم خط و کتابت درجہ ذیل حوالوں سے ہیں۔ مثلاً مسلم لیگ کی تنظیم نو، اسے عوامی جماعت بنانے کیلئے اس کے منشور اور پروگرام میں تبدیلی کی ضرورت، اس کا دوسری مسلم جماعتوں کے ساتھ اتحاد و تعاون، قانون ہند ۱۹۳۵ء میں کیمونل ایوارڈ کے بارے میں مسلم پالیسی، ہندومسلم فسادات، جناح سکندر معاہدہ، مسئلہ فلسطین اور برصغیر پاک و ہند میں امن و امان کے قیام اور مسلم ریاست کے قیام کی ضرورت و اہمیت وغیرہ شامل ہیں۔۱۳

شمس الحسن مجموعہ (Shamsul Hassan Collections)

تاریخی اہمیت کا حامل ایک غیر معمولی خزانہ شمس الحسن کی ملکیت تھا۔ سید شمس الحسن ۱۹۱۲ء میں مسلم لیگ کے دفتر میں ملازم تھے اور پھر آہستہ آہستہ اسسٹنٹ سیکرٹری کے عہدے تک پہنچے۔ قائداعظم کی ذاتی دستاویزات اور کتابوں سے بھرے آٹھ بڑے صندوقوں کی حفاظت قائدنے خود شمس الحسن کے سپرد کیے تھے۔ یہ مواد کا ذخیرہ سید شمس الحسن نے اپنے گھر کے ایک کمرے میں بطور امانت محفوظ کیا تھا۔ قائداعظم کی کثیر التعداد اور ضخیم دستاویزات کا بڑا حصہ نیشنل آرکائیوز میں موجود ہے۔ جس میں شمس الحسن مجموعے کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مواد کا یہ مجموعہ قائد کی ذاتی اورعملی زندگی کا کافی حد تک احاطہ کرتے ہیں اور ان کے مطالعے سے نہ صرف قائداعظم کی متنوع شخصیت اور گوناگوں سرگرمیوں کا پتہ چلتا ہے بلکہ بھرپور اور مصروف

زندگی، ذاتی، مالی، قانونی اور دوسرے پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالتی ہے۔[۱۴]

اصفہانی مجموعہ(Ispahani Collection)

مرزا ابو الحسن اصفہانی قائداعظم محمد علی جناح کے قریبی رفقاء کا میں سے تھے۔ ان کا تعلق بنگال سے تھا۔[۱۵] یہ مجموعہ اٹھاسٹھ ٦٨ فائلوں پر مشتمل ہے اور ۱۹۳۰ء سے لیکر ۱۹۴۷ء تک کے سیاسی نشیب و فراز کو اجاگر کرتا ہے۔ اس عرصے میں قائداعظم کی عملی زندگی اور سیاسی حکمت عملی کے حوالے سے مختلف ادوار، خط و کتابت اور ذاتی مراسم کو اصفہانی صاحب نے نیشنل آرکائیوز اسلام آباد کی تحویل میں دے دیا جس کو ادارہ ہذا نے محفوظ کر رکھا ہے۔ آپ کی لکھی گئی کتاب *Quaid-i-Azam as i Know Him* کو ابتدائی معلومات کے ذمرے میں شمار کیاجاتا ہے۔ کیونکہ آپ قائداعظم کے بہت قریب تھے اورقائد کو اچھی طرح جانتے تھے۔ اصفہانی لکھتے ہیں ''جب میں امریکہ میں بحیثیت سفیر پاکستان بن کر گیا تو میں نے قائداعظم سے پوچھا کہ مجھے کیا کرنا ہے اور کیا ہماری پالیسی ہو گی اس پرقائداعظم نے فرمایا کسی بھی انسان سے غلطی ہونے کا احتمال موجود ہے مجھے یقین ہے کہ اگر آپ سے کوئی غلطی ہوگی تو دانستہ نہیں ہو گی۔[۱۶] اس اقتباس سے واضح ہے کہ اصفہانی پر قائداعظم کا خاص اعتماد اور بھروسہ تھا۔ نیشنل آرکائیوز اسلام آباد کے پاس قائداعظم اور اصفہانی کی خط و کتابت کا طویل سلسلہ محفوظ ہے۔

وقار الملک مجموعہ(Waqarul Mulk Collections)

مولوی مشتاق حسین المعروف وقار الملک کا تعلق امروہہ سے تھا۔ ان کے والد صاحب شیخ فضل احمد میرٹھ کے رہنے والے تھے۔ ۲۴ مارچ ۱۸۴۱ء کو مشتاق حسین میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ ان کے بچپن کا نام چراغ احمد تھا۔ جسے بعد میں مشتاق حسین کر دیا گیا۔ وقار الملک مجموعہ جو کہ آرکائیوز میں محفوظ ہے تقریباً چار و ستر صفحات پر مشتمل ہے۔ محققین اور مقالہ نگار اس ذخیرے سے استفادہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔[۱۷]

احسان دانش مجموعہ(Ehsan Danish Collections)

احسان دانش جن کو شاعرِ مزدور کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، کا اصل نام احسان الحق اور والدمحترم کا نام دانش علی تھا۔ احسان دانش ضلع مظفرنگر بھارت میں ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئے۔ معاشی تنگدستی کی وجہ سے چوتھی جماعت سے آگے نہ بڑھ سکے۔ تاہم اپنے طور پر عربی اور فارسی کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ ان کی شاعری کے ایک ایک حرف سے خلوص، صداقت اور حقیقت ٹپکتی ہے۔ اس طرح وہ مزدوروں اور غریبوں کے سچے ترجمان تھے۔ آپ نے اپنی آب بیتی ''جہان دانش'' کے نام سے لکھی۔ نیشنل آرکائیوز نے احسان دانش مجموعہ بھی بڑے سلیقے کے ساتھ محفوظ کر رکھا ہے جس سے تحقیق کے میدان میں مصروف عمل لوگوں اور قارئین کو پڑھنے کیلئے بہت کچھ ملتا ہے۔[۱۸]

مذکورہ بالا پرائیویٹ مجموعوں(Collections) کے علاوہ نیشنل آرکائیوز، اسلام آباد کے پاس عبدالغفور پیپرز ۱۹۴۷ء-۱۹۳۸ء (ایک جلد)، عبداللہ ناجی ۱۹۷۱ء-۱۹۴۲ء (گیارہ صفحات)، عابدعلی مجموعہ ۱۸۵۷ء-۱۹۰۱ء (پینتیس دستاویزات)، کرنل علی اختر مجموعہ (مغل دور حکومت اور بعد از جنگ آزادی کے فرامین وغیرہ، فرح امین مجموعہ، اگست ۱۹۴۷ء سے ستمبر ۱۹۴۸ء تک (گیارہ فائلز)، حافظ معراج دین مجموعہ ۱۹۴۷ء-۱۹۴۰ء (چھیاسی صفحات)، اقبال شیدائی مجموعہ ۱۹۶۹ء-۱۹۲۲ء،(تہرتر فائلز)، ملک لال خان مجموعہ ۱۹۷۵ء-۱۹۲۱ء (ایک سو اکیس فائلز، منظور الحق صدیقی مجموعہ ۱۹۴۵ء-۱۹۴۱ء، (ایک سو دو فائلز)، میاں محمد افضل حسین مجموعہ ۱۹۷۱ء-۱۸۸۹ء، (نو سو چار فائلز اور دو ہزار ایک سو اٹھاسی پرنٹڈ مواد) اور سوچن سنگھ بدی مجموعہ ۱۹۴۵ء-۱۹۲۱ء(بائیس عدد مواد) بھی محفوظ ہیں۔ یہ تمام نادر اور بیش قیمتی مجموعے نیشنل آرکائیوز اسلام آباد نے بڑے اچھے طریقے سے محفوظ کر رکھے ہیں اور ان مواد سے روزانہ کی بنیاد پر محققین اور قارئین کرام روشناس ہوتے ہیں۔[۱۹]

اخبارات، رسائل و جرائد

تحقیق و تاریخ نویسی کے شعبہ میں اخبارات، رسائل و جرائد کو ایک اہم ماخذ کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ آج پاکستان کی تشکیل کو ۷۱ سال سے زائد ہو چکے ہیں۔ کسی بھی جدید دور

کی تاریخ لکھنے کیلئے اس دور کے اخبارات و رسائل کی اہمیت مسلم ہے۔ اس لیے جب ہم پچھلے دور کی تاریخ لکھنے بیٹھتے ہیں تو اس دور کو سمجھنے اور تحریک پاکستان کے محرکات کو جاننے کیلئے اس دور کے اخبارات و رسائل ایک اہم ماخذ کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ اس میں چھپنے والی خبریں، اداریئے، تجزیئے اور مضامین خصوصی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کے مطالعے سے اس زمانے کے سیاسی پس منظر اور اس میں ہونے والی تبدیلیوں کی کما حقہ نشاندہی ہوتی ہے۔**۲۰** نیشنل آرکائیوز میں محفوظ اخبارات، رسائل و جرائد کا ایک ضخیم ذخیرہ موجود ہے جس سے آج بھی ہزاروں لوگ استفادہ کرتے ہیں اور اپنے تحقیق کو بنیادی معلومات کے زیور سے آراستہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اس ادارے نے ۱۸۴۸ء سے ۱۹۹۰ء تک کے عرصہ پر مشتمل اخبارات و رسائل کے پانچ سو اٹھانوے ٹائٹلز جبکہ ۱۸۶۷ء ۱۹۹۰ء تک کے عرصہ پر تقریباً پانچ ہزار ٹائٹلز محفوظ کر رکھے ہیں۔**۲۱**

ابتدائی دور میں اخبارات، رسائل و جرائد کی تعداد موجودہ زمانے کے مقابلے میں کم تھی اور ان سے دلچسپی لینے والوں کی بھی قلّت تھی لیکن ان کی غیر معمولی قدر و قیمت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اخبارات، رسائل و جرائدمیں شائع ہونے والی معلومات تحقیق کے میدان میں ابتدائی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی اہمیت و افادیت بھی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ہم اپنے ذوق تحقیق اور مطالعہ کی تسکین کیلئے علمی، ادبی،تہذیبی اور تاریخی معلومات کے حصول کیلئے ان کی طرف توجہ دینے پر مجبور ہوتے ہیں۔علم کے دوسرے شعبوں سے قطع نظر ان کا مطالعہ کرنے سے اس زمانے کی تہذیبی اہمیت کو سمجھنے اور اسکی ادبی تاریخ مرتب کرنے کیلئے غیر معمولی طور پر اہم ہے۔ اخبارات و رسائل نے انسان کو زمانے کے مسائل پر سوچنا اور لکھنا سکھایا علم و ادب، تاریخ، تہذیب و معاشرت، سیاست، قانون وضوابط کونسا اہم پہلو ہے جس پر اخبارات و رسائل میں قلم نہیں اٹھایا جاتا۔ آج کل کے سائنسی دور میں اخبارات،علمی، ادبی اور تحقیقی میدان میں بڑا اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ نہ صرف جمہوری معاشرے کے قیام میں مدد دیتے ہیں بلکہ اس کی بقا کے ضامن بھی ہوتے ہیں۔**۲۲**

اخبارات، رسائل و جرائد ہماری تہذیب و ثقافت، تاریخ و تمدن اورعلم و ادب کا عظیم سرمایہ ہیں ۔ ان میں ہمارا شاندار ماضی، ترقی یافتہ حال اور روشن مستقبل محفوظ ہے۔ ان مواد

کی حیثیت عارضی یا جزوی نہیں بلکہ یہ دوامی اور کل وقتی حیثیت کے حامل ہیں۔ ان سے محبت درحقیقت علم و ادب سے محبت ہے۔ ان سے تعلق اصل میں اپنی تہذیب و ثقافت سے جڑے رہنا ہے۔ ان کا وجود دراصل ہماری بقا ہے۔ تاریخ و تمدن کی بقا و جلا اردو ادب کے ادبی رسائل و جرائد سے مشروط ہے۔ ان کی حفاظت اپنے قومی و ادبی سرمائے کا تحفظ ہے۔ ان کا تواتر و تسلسل درحقیقت بیدار اور زندہ قوموں کی علامت ہے۔[۲۳]

مخطوطات، اسناد، فرامین، تصاویر اور خطوط کا مجموعہ:

جب سے نیشنل آرکائیوز اسلام آباد نے اپنی ذمہ داریاں کما حقہ ادا کرنی شروع کی ہیں اس وقت سے لیکر آج تک مختلف مخطوطات، دستاویزات، فرامین، تصاویر، نجی ذخائر، سرکاری، ذاتی خطوط، اسناد اور تاریخی مواد کا ایک بڑا ذخیرہ اسلام آباد میں جمع کیا ہے۔ جسے اس ادارے نے اپنی انتہائی خوبصورت عمارت میں محفوظ کر رکھا ہے۔ مخطوطات کے حوالے سے نیشنل آرکائیوز کو ان کے حصول اور تحفظ میں کئی مشکلات کا سامنا رہا۔ پہلی بات تو یہ تھی کہ بیشتر مخطوطات کے ذخیرے مختلف عجائب گھروں، دستاویزاتی صوبائی مراکز اور ملک کی معروف کتب خانوں میں پہلے سے ہی محفوظ تھے۔ دوم یہ کہ کئی نجی تحویل میں موجود مخطوطات کا حصول براہ راست بہت مشکل تھا۔ ادارے کے پاس مخطوطات کے حصول کیلئے مہیا کئے گئے فنڈز بھی ناکافی تھے۔ مخطوطات کی خریداری کیلئے ادارے کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس بلوانا بھی لازمی ہوتا تھا۔ تاہم بڑی تگ و دو کے بعد اس ادارے نے ترقی کے اہم مراحل کو پاس کیا۔ نیشنل آرکائیوز نے مخطوطات کی بیرون ملک فروخت اور برآمد کو روکنے کیلئے دو اہم قوانین مرتب کر کے منظور کروائے۔ یہ دو قوانین درجہ ذیل ہیں۔

۱۔ قدیم دستاویزاتی اشیاء (تحفظ و انضباطی) کا قانونی مجریہ ۱۹۷۵ء

۲۔ پاکستان کے سرکاری ریکارڈ نیز تاریخی اور قومی نوعیت کی قدیم دستاویزات کو تحویل میں لینے اور ان کے تحفظات کا قانون مجریہ ۱۹۹۳ء[۲۴]

مذکورہ بالا قوانین کی وساطت سے ۲۵ سال یا اس سے قدیم کوئی مسودہ یا مخطوطہ جس کی تاریخی یا قومی اہمیت ہو، ملک سے باہر لے جانے پر پابندی لگائی گئی ہے۔ جبکہ ۱۹۹۳ء کے

مجریہ کی رو سے اس ادارے کا اعلیٰ اور مجاز افسر پاکستان کے کسی بھی قومی اور تاریخی اہمیت کی دستاویز کو خرید کر، بطور عطیہ قبول کر کے، حصول کی درخواست کر کے یا کسی اور مثبت طریقے سے حاصل کر سکتا ہے۔**۲۵**

درحقیقت نیشنل آرکائیوز آف پاکستان، اسلام آباد ان اہم اداروں میں سے ایک ہے جس نے بہت بڑا تاریخی مواد جس میں تاریخی دستاویزات، مخطوطات، نادر نسخے و نایاب مواد، تصاویر، نجی و سرکاری اور پرنٹ شدہ مواد شامل ہیں، کو اکٹھا کر کے محفوظ کر رکھا ہے۔ ان مواد کو ابتدائی اہمیت کے مآخذ کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور مختلف محققین، اساتذہ کرام، تجزیہ نگار اور لکھت پڑھت کے شعبوں سے وابستہ لوگ اس ادارے میں محفوظ مواد سے اپنے تحقیق کو روشناس کرتے اور اپنے علمی پیاس بجھاتے چلے آ رہے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ محمد سلیمان گل، ''کتب خانہ پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں نایاب کتب''، ایم اے مقالہ، جامعہ کراچی، ۱۹۷۳ء، ص ص۳-۲۔

2- International Council on Archives, *Guide to the Sources of Asian History: Pakistan*, Vol-I, (Islamabad: National Archives of Pakistan, 1990), p.3.

3- Timothy A. Slavini, "The National Archives of the Islamic Republic of Pakistan" in *The American Archivist*, Vol. 54 (Spring, 1991), pp. 220-226.

4- *Ibid.*

5- Atique Zafar Sheikh, ed. *Guide to the Sources of Asian History: Pakistan,* Vol 8, (Islamabad: National Archives of Pakistan, 1990), p.4.

۶۔ رضوان ملک، ''جنوبی ایشیاء میں مسلم شناخت کا تحفظ: اقبال، جناح اور قوم پرست علماء''، *مجلّہ تاریخ و ثقافت پاکستان*، اکتوبر ۲۰۰۱ء، مارچ ۲۰۰۲ء، ص ۹۳۔

۷۔ ریاض احمد، (مرتب)، *مادر ملت فاطمہ جناح اور پاکستان*، (اسلام آباد: قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت، قائداعظم یونیورسٹی، ۲۰۰۴ء) ص ۹۶۔

۸۔ آغا حسین ہمدانی، *فاطمہ جناح: حیات اور خدمات*، (اسلام آباد: قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت، قائداعظم یونیورسٹی، ۲۰۰۳ء)، پیش لفظ۔

۹۔ انعام الحق کوثر، *مادرِ ملت: سدا روشنی توضیحی کتابیات، تاثرات* (کوئٹہ: سیرت اکادمی بلوچستان، ۲۰۰۳ء)، ص ۱۱

۱۰۔ روزنامہ جنگ، راولپنڈی، ۲۵ دسمبر ۲۰۰۱ء۔

۱۱۔ رضوان ملک، ''جنوبی ایشیاء میں مسلم شناخت''، *مجلّہ تاریخ و ثقافت پاکستان*، ص ۹۳۔

12- Atique Zafar, *Guide to the Sources of Asian History*, pp. 3-5.

13- *Ibid.*

a۱۳۔ فرح گل بقائی، زوار حسین زیدی، ۱۹۲۸ء-۲۰۰۹ء، مجلّہ تحقیق تاریخ و ثقافت پاکستان، اکتوبر ۲۰۰۸ء- مارچ ۲۰۰۹ء، ص ص ۱۱۷-۱۱۶۔

14- *Ibid.*

۱۵۔ سید محمد ذوالقرنین زیدی، *قائداعظم کے رفقاء سے ملاقاتیں*، (اسلام آباد:قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت، قائداعظم یونیورسٹی، ۱۹۹۰ء)، ص ۷۵۔

۱۶۔ ایضاً۔

17- Timothy, "The National Archives of the Islamic Republic of Pakistan, pp. 220-226.

18- Atique Zafar, *Guide to the Sources of Asian History, pp. 3-5.*

19- Ibid.

۲۰۔ عذرا وقار، *تحریک پاکستان اور نوائے وقت، منتخب مضامین:۱۹۴۴ء-۱۹۴۷ء*، (اسلام آباد: قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت، قائداعظم یونیورسٹی، ۲۰۰۴ء)، دیباچہ۔

21- Atique Zafar, *Guide to the Sources of Asian History, pp. 3-6.*

۲۲۔ سیدہ ناہید بانو، ''پاکستان کے انگریزی اور اردو اخبارات کی تاریخ اور ان کے رجحانات کا جائزہ''، مقالہ ایم اے شعبہ لائبریری سائنس، جامعہ کراچی، ۱۹۷۱ء، ص۱۰

۲۳۔ حلیمہ سعدیہ منگلوری، *نعتیہ شاعری کے فروغ میں نعت رنگ کی خدمات*، نعت ریسرچ سنٹر، کراچی، ۲۰۱۸ء، ص۱۷۔

۲۴۔ مسعود احمد خان، ''مخطوطات کا حصول اور تحفظ''، *مجلّہ تاریخ و ثقافت پاکستان*، اکتوبر ۱۹۹۶ء-مارچ ۱۹۹۷ء، ص ۱۲۵۔

۲۵۔ ایضاً، ص ۱۲۶۔